مہدی مبشر

یعنی

صداقت مسیح موعود علیہ السلام از کتب سکھ دھرم

مصنفہ

شیخ محمد یوسف مسلم مشنری

احمدیہ بلڈنگس لاہور

جسے

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے

مطبع کوآپریٹو پریس لاہور وطن بلڈنگ میں باہتمام ملک فیروزالدین صاحب

مینیجر چھپوا کر شائع کیا

تعداد طبع ۱۰۰۰

بار اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سکھ دھرم کی کتب مقدسہ میں ایک عظیم الشان مذہبی ریفارمر کی آمد کے متعلق اکثر پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ ان جملہ پیشگوئیوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مصداق سوائے حضرت اقدس مسیح موعود، مہدی معہود مجدد صدی چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ میں ان تمام حوالجات کو بالترتیب پیش کر کے انصاف پسند سکھ حضرات سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان حوالجات کو غور سے پڑھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

پہلا حوالہ

اصل عبارت

اور کل جگ ایسی کرے گا۔ شاستر گائتری، ترپن، ایکادش، تیرتھ بڑے بڑے سون سنجوگ تنہاں کو منیگا کوئی ناہیں۔ اِہ ورتارا ورت جاوے گا۔ سنسار وکھے کون کون گورو کہائیں گے۔ جوگی سنیاسی جنگم، برہمچاری، براہمن اِہ کل جگ وکھے گورو کہائیں گے۔ تنہاں کے پاپ اِہ ہووینگی سو چکنا چور کرے گورو پورا۔ تانکا لیکھ نہ مٹیا جائی۔ اونہاں دے پاپ اِہ ہووے گی سو مٹنے کی ناہیں۔ اور اک جو بندہ صاحب دا اٹھیگا۔ تسکا نام رسید ہوویگا سو گورو کے حکم سیوں اٹھیگا۔ پرچا مہ اس کا

ترجمہ

اور کل جگ میں ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ مذہبی کتب عبادات۔ نماز و روزہ وغیرہ کے احکام ان کو کوئی نہیں مانے گا۔ یہ حالت ہو جاوے گی۔ دنیا میں کون کون گورو کہلائیں گے؟ جوگی سنیاسی، برہمچاری، براہمن یہ لوگ کل جگ میں گورو کہلانے لگیں گے۔ اور ان کا فیصلہ یوں ہوگا۔ کہ ایک مرشد کامل انکو چکنا چور کرے گا۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ ان کے حق میں یونہی مقدر ہے اور ایک اللہ کا بندہ مبعوث ہوگا۔ اس کا نام رسید امقرب ہوگا۔ وہ خدا کے حکم سے مبعوث ہوگا۔ ران اللہ یبعث لیکن وہ

مسلمان کا ہووے گا۔ اس نوں اپنی بندگی
بخشیں گے۔ اوہ اکال پرکھ کو جانے گا۔ اور
دوسرے کو نہ جانے گا۔ جہاں جہاں جھوٹ
ہووے گا۔ سو اس کے حوالہ کریگا۔ سو پار
برہم کے حکم کے ساتھ چکنا چور کریگا جتنیاں
جھوٹیاں ٹھوراں ہیں۔ تیرتھ۔ مڑیاں دیہے
بیراں کے ٹکانے۔ راج رنگ
تیاں ٹھوراں۔ جہاں جہاں جھوٹ
ہووے گا۔ سو سزا پاویں گے۔ اوس
وقت دھندو کار ورتے گا۔ اللہ اکم
خدائے۔ سو خدا شبد ہی ہے۔ جو الکھ
اگم کی خبر دیندا ہے، اگے ہی
آکھدا ہے۔ جو یوں ہووے گی۔ پر کوئی
ورلا ہی جانیگا۔ پڑھینگے پر کماون گے
ناہیں سو ایسا پاسہ ڈھالسی اور دیوان
ابھگ۔ نوتن جامہ پہنکے بیٹھے الکھ اگ تسکا
پرتھائے اور دیوان ابھگ کہیے ایسا پاسہ ڈھالیگا
دنیا سے دور رہیگا دیوان جب ابھگ لگیگا۔ ٹٹنے
کا ناہیں ٭ (جنم ساکھی بھائی بالا والی چھاپہ منشی
گلاب سنگھ سمت ۴۲۸ نانک شاہی۔ صث ۵۲۷

مکالمہ اخبار ندھاوا)

مسلمان ہوگا۔ خدا اس کو اپنی معرفت عطا
کرے گا۔ وہ صرف خدا کو جانے گا۔ غیر اللہ
کو نہ جانے گا۔ (یعنی توحید کا علمبردار
ہوگا۔ اور شرک و بدعت کو مٹا دے گا)
جہاں جہاں باطل ہوگا۔ وہ اس کے حوالہ
کیا جاوے گا۔ سو وہ خدا کے حکم سے
باطل کو پاش پاش کرے گا۔ مثلاً گورستان
مٹ اور۔ پیروں کی گدیاں اور سیاسیات
کے ظلمت کدے۔ غرضیکہ جہاں جہاں
بھی باطل، پرستی ہو گی۔ وہ سب سزا
پائیں گے۔ اوس وقت جنگ عظیم ہوگا
اللہ وڈی الوہی خدا ہے۔ سو لفظ
خدا ہی ہے جو غیب کی خبر دیتا
ہے پیشتر ہی جتلاتا ہے کہ ایسا ہوگا لیکن
بہت کم لوگ اس کو پہچانیں گے پڑھینگے مگر عمل
نہیں کرینگے۔ وہ ماموراایسا پانسہ پھینکیگا
کہ اس کا سلسلہ لانتناہی ہوگا۔ نیا
جامہ پہنے گا۔ (یعنی جامہ مجددیت) اور
دنیا سے دور رہے گا۔ (یعنی دین کو
دنیا پر مقدم کرے گا)

عبارت مندرجہ سے ذیل کے چند امور اخذ ہوتے ہیں

۱۔ افعال حسنہ سے انحراف

۲۔ سنیاسیوں اور برہمچاریوں کا مذہبی پیشوا بن جانا

۳۔ خانقاہوں، پیروں کی گدیوں، ہنود کے عبادت خانوں اور سیاسی حلقوں میں باطل پرستی کا زور

۴۔ جنگ عظیم کا ظہور

یہ جملہ امور ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ تشریح کی ضرورت نہیں۔ اور اس مامور کے متعلق فرمایا:۔

۱۔ وہ مسلمان ہوگا۔

۲۔ خدا کے حکم سے مبعوث ہوگا۔

۳۔ باطل پرستی کو دور کرے گا۔ اور توحید کا پرچار کرے گا۔

۴۔ نیا جامہ پہنے گا۔ یعنی مجدد ہوگا۔

۵۔ دنیا سے دور رہے گا۔ یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرے گا۔ اب دنیا جانتی ہے کہ اس زمانہ میں خدا کے حکم سے مبعوث ہو کر جس مسلمان نے دعوئی مجددیت کیا۔ اور چاردانگ عالم میں توحید کا پرچار کر کے دنیا کو باطل پرستی سے بچایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھایا۔ وہ صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات ہے جس کی بیعت کے الفاظ ہی یہ ہیں:۔

میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا

دوسرا حوالہ

اصل عبارت

تاں پرہلاد بھگت کہیا۔ نانک تپا
جی! تہانوں کل جگ وچ رام جی تے وڈا
بھگت کیتا ہے۔ اور آپ کے سنجوگ
بھنیاں کا ادھار ہووے گا۔ تیری
سری رام جی نے وڈی ندر کھولی ہے
تیرا وڈا پرتاپ ہووے گا۔ ایس
کل جگ وچ اگے کبیر بھگت ایتھے آیا
ہے۔ اتے جاں آپکو کرتار نے آندا ہے
تاں مردانے پرہلاد بھگت نوں پچھیا
ہے بھگت جی! تسی وی وڈے بھگت
ہو۔ اتے تساڈے پچھے رام جی وڈا
چلیت دکھایا ہے۔ تیری رام جی نے
وڈی ندر کھولی ہے۔ بھگت جی! ایتھے
ہور کوئی وی پہنچیا ہے۔ کہ کبیرا تے
نانک تپا ہی پہنچیا ہے۔ تاں پرہلاد بھگت
بولیا۔ بھائی نانک تپے پاسوں پچھ لے
کوئی ہور وی آوسی کہ نہ آوسی۔ تاں
مردانے کہیا جی تسی وڈے بھگت ہو

ترجمہ

(گورو نانک صاحب کو جب معراج ہوا
تو آپ نے اپنی روحانی طاقت سے
مردانہ کو بھی ہمراہ لیا۔ اور جب
اس مقام پر پہنچے جہاں پرہلاد بھگت
کی روح رہتی ہے) تو پرہلاد بھگت نے
کہا۔ نانک تپا جی۔ آپ کو کل جگ میں
خدا نے بڑا بھگت بنایا ہے۔ اور آپ
کے طفیل بہتوں کی نجات ہوگی۔ اور خدا
نے آپ کو بڑا بلند نظر بنایا ہے
اس کل جگ میں یا تو پیشتر کبیر بھگت اس
مقام تک پہنچے تھے۔ اور یا اب آپ کو
خدا نے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ مردانے نے
پرہلاد بھگت سے سوال کیا۔ کہ بھگت جی
آپ بھی بڑے بھگت ہیں۔ آپ کی خاطر
خدا نے بڑا معجزہ دکھایا تھا۔ آپ کو بھی
خدا نے دوربینی عطا کی ہے یہ فرمائیے
کہ اس مقام تک کوئی اور بھی پہنچا ہے
یا کہ کبیر اور نانک تپا ہی پہنچے ہیں۔

اتے اگلی تے پچھلا سب آپ نوں ست
جگ تھیں آوے لیکے معلوم ہے ۔تاں پرھلاد
بھگت نے کہیا سُن بھائی ۔اِس جیہا
بھگت کوئی ہوگا تاں اتھے پہنچیگا ۔ہور دا ۔
اتھے پہنچنا کم ناہیں ۔ہور اگے دی وڈے
وڈے بھگت ہوئے ہین ۔ اتنے پہنچن
گے ۔یہا اتھے پہنچیا کوئی ناہیں ۔تاں پھر
مردانے پچھیا ۔جی اوہ کدک ہوسی کتے
نیڑے جگ وچہ ہوسی ۔تاں پرہلاد بھگت
کہیا ۔سُن بھائی ۔کل جگ وچ ہووےگا ۔
جد نانک پتا سچ کھنڈ جاوے گا ۔تاں
تنھوں پچھے سو ورھا ہوسی ۔ اتے
ایہناں تریاں تو بغیر ہور کوئی نہ
آوسی ۔تاں مردانے پچھیا ۔جی ترے
کیہڑے ہین ۔تاں پرھلاد بھگت کہیا
بھائی ۔ اگے کبیر ہویا ہے ۔ہُن نانک
پتا ہویا ہے ۔ اتے پھر اوہ ہوسی ۔تاں
مردانے پچھیا جی کبیر جلاہا ہویا تے
نانک جی کھتری ہوئے ۔اتے اوہ کس
ورن وچ ہووے گا جی تے کس دھرتی
ہوسی ۔کیہڑے شہر ۔تاں پرھلاد بھگت

پرھلاد بھگت نے جواب دیا ۔کہ بھائی
نانک پتے ہی سے پوچھے ۔کہ کوئی اور
بھی اس مقام تک پہنچیگا یا نہیں ؟ مردانے
نے عرض کی ۔جناب ۔آپ بھی بڑے بھگت
ہیں ۔ست جگ سے لیکر کل جگ
تک کا گذشتہ و آئندہ آپ کو علم ہے
تو پرھلاد نے کہا ۔سُن بھائی ۔ان جیسا ایک
ہوگا ۔ وہ یہاں پہنچے گا ۔یہاں تک پہنچنا
دوسرے کا کام نہیں ۔اور اس سے پیشتر
بڑے بڑے بھگت ہو گذرے ہیں لیکن
یہاں تک کوئی نہیں پہنچا ۔مردانے نے پوچھا
جی وہ کب ہوگا ۔کیا قریب زمانہ ہی میں
ہوگا ؟ پرھلاد نے کہا ۔سُن بھائی وہ کلجگ میں
ہوگا ۔اور نانک کے راہی ملک بقا ہونے کے
سو برس بعد ہوگا ۔ان تینوں کے سوا اور کوئی
اس مقام تک نہ پہنچیگا ۔مردانے نے عرض کی
کہ تین کون کون ؟ پرھلاد نے کہا ۔پیشتر کبیر ہوا
اب نانک پتا ہے اور آئندہ وہ ہوگا ۔مردانے
نے پوچھا ۔جناب کبیر بافندہ ہوا نانک جی
کھتری تو وہ کس طبقہ کس ملک میں اور کس
شہر میں ہوگا ۔پرھلاد نے کہا ۔ وہ ملک

کیہا۔ بھائی۔ پنجاب دھرتی تے ورن جٹ تے شہر وٹالے وچ ہوسی۔ تاں گورو نانک جی کیہا۔ کیوں مردانیا۔ ساڈا کیہا جھوٹھ ہی جانیا آہا۔ تاں مردانا سری گورو جی دے چرناں تے ڈھے پیا۔ (ساکھی مذکور صـ ۲۷۲)

پنجاب شہر بٹالہ میں ہوگا۔ اور زمیندارہ طبقہ سے ہوگا۔ تب گورو نانک صاحب نے فرمایا۔ مردانا! ہمارا کہنا جھوٹ ہی سمجھا تھا۔ تو مردانا گورو نانک کے قدموں میں گر گیا۔

عبارت مذکورہ سے مندرجہ ذیل امور اخذ ہوتے ہیں

۱۔ وہ مامور نانک کے سو سال بعد ہوگا۔

۲۔ زمیندارہ طبقہ سے ہوگا۔

۳۔ ملک پنجاب اور شہر بٹالہ میں ہوگا۔

ایک اور ساکھی میں بٹالہ کے پرگنہ میں لکھا ہے۔

ملک پنجاب میں بٹالہ کے علاقہ میں زمیندارہ طبقہ سے سوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اور کونسا عظیم الشان بھگت ہوا ہے جس کی شہرت کبیرو نانک کی طرح چاردانگ میں پھیل گئی ہو۔ رہا یہ امر کہ گورو نانک کے سو سال بعد سو اس کا حل یوں ہے۔ کہ پہلی پاتشاہی سے لیکر دسویں پاتشاہی گورو گوبند سنگھ صاحب تک سب نانک ہی کا زمانہ ہے۔ کیونکہ دسوں گورو صاحبان نانک روپ ہیں۔ اسی لئے سب گورو صاحبان اپنے کلام کے آخر میں بطور تخلص نانک نام ہی کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ اب چونکہ نانک کا زمانہ آخری نانک روپ گورو گوبند سنگھ کے وصال تک ہے۔ لہذا پیشگوئی کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اس مامور کی پیدائش گورو گوبند سنگھ کی وفات کے سو سال بعد ہونی چاہیئے۔ اب گورو گوبند سنگھ

صاحب کی وفات سمت ۱۵۹۵ بکرم میں ہوئی۔ اس کے یکصد وتیس سال بعد یعنی سمت ۱۸۹۵ بکرم میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیدائش ہوئی۔ جو بالکل پیشگوئی کے مطابق ہے۔

تیسرا حوالہ

جیسی میں آوے خصم کی بانی تیسڑا کریں گیان وے لالو
پاپ جنج لے کابلوں دھایا زوریں منگے دان وے لالو
شرم دھرم دوئے چھپ کھلوئے کوڑ پھرے پردہان وے لالو
قاضیاں بامناں کی گل تھکی عقد پڑھے شیطان وے لالو
مسلمانیاں پڑھیں کتیباں کشٹ میں کریں خدائے وے لالو
جات سناتی ہور ہندوانیاں اہ بھی لیکھے لائے وے لالو
صاحب کے گن نانک گاوے ماس پوری وچ آکھ مسولا
جن اپائی رنگ روائی بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا
سچا سو صاحب سچ تپا دس سچڑا نیاؤں کرے گمسولا
کایا کپڑ ٹک ٹک ہوسی ہندوستان سمالسی بولا
آون اٹھترے جان ستانوے ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائسی سچ کی بیلا

(گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ -۱)

ترجمہ

(جب گورونانک صاحب ایمن آباد میں اپنے ایک مخلص مرید مسمی لالو نجار

کے مکان پر تشریف فرما تھے تو آپ کو ہندوستان کے آئندہ واقعات کے متعلق الہام ہوا۔ آپ نے لالو کو سنا کر کہا، جو کلام خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا ہے اے لالو۔ وہ تو سن اور یاد رکھ۔ پاپ کی برات لیکر کابل کی طرف سے مغل آوینگے (یعنی ہندوستان کے باشندوں کے گناہ ان کے آنے کا باعث ہونگے ؎

شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت

اور جبراً زکوٰۃ وصول کریں گے۔ شرم اور دھرم چھپ جاویں گے (دین غار میں چھپا ہے) اور باطل پردھان بنا پھرے گا۔ قاضی اور براہمن کو کوئی نہ پوچھے گا۔ بلکہ شیطان نکاح پڑھایا کرے گا۔ (یعنی زنا اور شہوت پرستی کی کثرت ہو جاوے گی) آخر لوگ مصائب سے تنگ آکر خدا کو یاد کریں گے اور اسلامی کتب کا مطالعہ کریں گے۔ اچھوت اور اکثر ہندو بھی حلقہ بگوش اسلام ہونگے۔ نانک داس پوری (الہٰ آباد) میں یہ مسئلہ بیان کر کے خدا کی حمد و ثنا گا رہا ہے۔ کہ جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ وہی اس میں رنگ آمیزیاں کر رہا ہے (تلك الایام نداولها بین الناس) اور خود الگ بیٹھا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا سچا ہے۔ اس کا امتحان بھی سچا ہے۔ اور اس کا انصاف بھی سچا ہے جنگ عظیم ہوگا۔ جس کے باعث ملک میں سخت خونریزی ہوگی۔ اوس وقت ہندوستان ہمارے کلام کو یاد کرے گا۔ مغلوں کی سلطنت کا زمانہ سمت ۱۵۷ سے لیکر سمت ۱۰۹۷ تک رہیگا۔ اس کے بعد (اسی مغل خاندان سے) ایک اور شخص مرد کامل کا شاگرد ظاہر ہوگا۔ یہ سچا کلام ہے۔ جو نانک کہہ رہا ہے وقت آنے پر اس کی صداقت خود ثابت ہو جاویگی اس پیشگوئی کے مطابق ٹھیک سمت ۱۰۹۵ بکرم میں یعنی مغلوں کا سیاسی دور ختم ہوتے ہی وہ مرد کامل کا شاگرد پیدا ہوا جس نے سیاہ رنگ دل کہا۔ کہ ؎

دگر استاد را نامے نہ دانم   کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

یہ کون ہے؟ وہی مرزا غلام احمد قادیانی۔

چوتھا حوالہ

ہلے یارا ہلے یارا خوش خبری
بل بل جاؤں ہوں بل بل جاؤں
نیکی تیری بگاری عالی تیرا ناؤں
کجا آمدی کجا رفتی کجا میروی
دوارکا نگری راست بگوئی
خوب تیری پگڑی میٹھے تیرے بول
دوارکا نگری کا ہے کے مغول
چندیں ہزار عالم ایک لکھانا
ہم چنیں پاتشاہ ساولے ورنا
اسپ پت گج پت نرہ نرند
نامے کے سوامی میر مکند

(گرنتھ صاحب راگ تلنگ بھگت نام دیو کا کلام)

ترجمہ

(بھگت نامدیو جی نے عالم مکاشفہ میں بھگوان کرشن کو مغل کے روپ میں دیکھا ہے۔ جس کے سر پر پگڑی بندھی ہوئی ۔ الفاظ کا ترجمہ یوں ہے)

آؤ دوست۔ سناؤ خیریت ہے۔ میں آپ کے قربان جاؤں اور بار بار فدا و نثار ہوں۔ آپ کی خدمت نہایت مبارک اور آپکا نام بہت بلند ہے۔ کہاں سے تشریف آوری ہوئی۔ کدھر کا قصد ہے (جواب مخطوف۔ دوارکا نگری)۔ کیا دوارکا نگری۔ سچ فرمایا۔ آپ کا عمامہ دلپذیر اور آپ کا کلام نہایت شیریں ہے۔ بھلا یہ تو فرمائیے

کروڑوار کانگری میں مغلوں کا کیا کام۔ حضرت میں ہزار عالم میں پہچان لیتا ہوں آپ سانولے ورن والے (کرشن) بادشاہ ہیں۔ آپ گھوڑوں کے مالک۔ ہاتھیوں کے مالک اور انسانوں کے بادشاہ ہیں۔ مجھ نامدیو کے سوامی آپ میر نکمنڈ یعنی نجات دینے والے امام ہیں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کرشن بھگوان مغل کے روپ میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ مغل مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جس نے بروز کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔

پانچواں حوالہ

جگ ایس ریت چلائے۔ سرآت بہت بھرائے۔ سبھو لوگ آپن مان۔ ترآنکھ اور نہ آن بنیں کال پورکھ صنیت بنیں دیو جاپ بھنت۔ تب کال دیو رسائے۔ اک اور پور کھ بنائے۔

راچی اس مہدی میر۔ رسونت ہاٹھ میر۔ تہ تون کو بدھ کین۔ بہند آپ ہی ان کیا این۔ جگ جیت آپن کین۔ سب انت کال ادھین۔ اہ بھانت پورن سدھار بئے چوبیس لے اوتار

(کلام گورو گوبند سنگھ صاحب دسم گرنتھ بیان چوبیس اوتار)

ترجمہ

دنیا کی ایسی حالت ہو جاوے گی۔ کہ سب خدا سے منکر ہو جاویں گے۔ سب لوگ خودی و انانیت میں مبتلا ہونگے۔ اپنے سوا دوسرے کو نگاہ میں نہ لائینگے خدا کی یاد مفقود ہوگی۔ حتیٰ کہ کوئی خدا کا نام تک نہ لیگا۔

اس وقت خدا مخلوق کی طرف رجوع برحمت ہوگا۔ اور ایک شخص کو پیدا کرے گا۔ وہ امام مہدی کو مبعوث کرے گا۔ جو خوش خلق مستقل مزاج اور امام ہوگا۔ وہ مہدی اس راکشش (دجال) کو قتل کرے گا۔ پھر اس کو اپنے اندر شامل کرلیگا یعنی اس کو اپنے دین میں شامل کرلیگا) تمام دنیا کو فتح کرکے اپنے ہمخیال بنالے گا۔ بالآخر سب اس کے ماتحت ہونگے۔ اس طرح اصلاح کا کام تکمیل کو پہنچے گا۔ چوبیس اوتار کا بیان ختم ہوا۔

کتنے صاف اور واضح الفاظ ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور اس کے ذریعہ دجال کا قتل ہونا یعنی اسلام قبول کرنا۔ گورو گوبند سنگھ صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ کہ ادلئے شبد کی بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مگر افسوس کہ سکھ اپنے گورو کے قول کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

چھٹا حوالہ

نہکلنگ بجی ڈنک جڑھو دل ربند جیو

(گرنتھ صاحب سو ۷ محلہ ۔ ۴ جھولنا

ترجمہ

جب نہکلنگ اوتار ظاہر ہوگا۔ تو تمام عالم میں اس کا ڈنکا بج جاوے گا۔ اور سورج اور چاند اس کی صداقت کی شہادت دینگے

سنن دارقطنی اور حجج الکرامہ میں ایک حدیث آئی ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں:۔

عن محمد ابن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض

ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان تنخسف الشمس فی نصف منه۔

ترجمہ: محمد ابن علی سے روایت ہے۔ فرمایا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ کہ جب سے زمین آسمان پیدا ہوئے۔ یہ نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ اور وہ یہ کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو پہلی تاریخ کو اور سورج کو درمیانی تاریخ کو گرہن لگیگا

گرہن تو ہمیشہ دنیا میں لگتے رہتے ہیں۔ اور شاید رمضان میں بھی دو گرہن کبھی لگے ہوں۔ یا بہت ممکن ہے۔ کہ آئندہ بھی کبھی لگیں۔ لیکن امام مہدی کے نشان کے گرہنوں کو عام گرہنوں سے ممیز کر کے فرمایا۔ کہ جب سے کائنات بنی ہے۔ ان تاریخوں میں اس طور کے گرہن کبھی نہیں لگے۔ تاکہ عوام غلط فہمی میں نہ رہیں۔ ماہرین علم جوتش اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ چاند و سورج کے گرہن کے متعلق یہ اصول ہے۔ کہ چاند کو قمری مہینہ کی ۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ کو گرہن لگا کرتا ہے۔ اور سورج کو قمری مہینہ کی ۲۷۔ ۲۸۔ اور ۲۹ کو لگا کرتا ہے اور یہ بھی اصول ہے۔ کہ اگر ایک ہی قمری مہینہ میں دو گرہن آجاویں تو اس حالت میں اگر چاند کو اپنی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی ۱۳ کو گرہن لگیگا۔ تو سورج کو بھی اپنی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی کو یعنی ۲۷ کو لگیگا۔ اسی طرح اگر چاند کو درمیان یا آخری یعنی ۱۴ یا ۱۵ کو لگے۔ تو سورج کو بھی درمیانی و آخری یعنی ۲۸ یا ۲۹ کو لگے گا۔

مگر یہ گرہن جو زبان نبوی صلعم سے ظہور امام مہدی کے لئے ایک زبردست نشان فرمایا گیا ہے۔ چاند کی پہلی یعنی ۱۳۔ اور سورج کی درمیانی یعنی ۲۸ کو لگنا فرمایا ہے۔ جو از روئے جوتش نہ کبھی ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ جو بالکل الفاظ نبوی صلعم کے مطابق ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی۔ ایسا گرہن کبھی نہیں ہوا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۹۰ء میں امام مہدی ہونے کا

دعوے کیا۔ اور ۱۸۹۴ء میں اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا نشان ظاہر فرما کر اپنے مامور کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ مگر اس کھلے نشان کو دیکھ کر بھی شقی القلب انسانوں نے نہ صرف یہ کہ ہذا سحر مستمر کہہ کر دانستہ امام زمان کا انکار کیا۔ بلکہ بعض نے تو حضرت رسول خدا صلعم کی حدیث ہی کا انکار کر دیا۔ اور بعض نے حدیث کا تو انکار خیر نہ کیا۔ مگر اس کی تاویل ایسی کی کہ بڑے بڑے عقلمند بھی اس کے سمجھنے سے عاجز آ گئے۔ تاویل یہ فرمائی۔ کہ چاند کو یکم ماہ رمضان کو اور سورج کو ۱۵ کو گرہن لگنا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث میں چاند کو پہلی کو اور سورج کو درمیانی تاریخ کو گرہن لگنا لکھا ہے۔ مگر یہ گرہن ۱۳۔ اور ۲۸ کو لگے ہیں۔ لہذا یہ پیشگوئی والے گرہن نہیں ہیں۔

سبحان اللہ۔ ایسا زبردست نشان اور بقول ان مولوی صاحبان ایسا مہمل رکھا جائے۔ کہ کسی کو اس کی اطلاع بھی نہ ہو سکے۔ پہلی کا تو چاند ہی اس قدر خفیف ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات کہیں ایک آدھ جگہ دکھائی دیتا ہے۔ اور دوسری جگہ پتہ بھی نہیں لگتا۔ ایسی حالت میں اگر گرہن لگ جائے۔ تو کسی کو اس نشان کا کیا پتہ لگیگا۔ زیادہ سے زیادہ لوگ یہ سمجھینگے۔ کہ چاند ظاہر نہیں ہؤا۔ جیسا کہ عیدین پر اکثر ہوتا ہے۔ سو واضح رہے۔ کہ یہ تاویل بالکل غلط ہے۔ پہلی سے مراد ۱۳۔ اور درمیانی سے مراد ۲۸ ہے۔ جیسا کہ اوپر دکھایا جا چکا ہے۔ حافظ محمد لکھوکی والے احوال الاخرت میں فرماتے ہیں۔ کہ ؎

تیرھویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اوس سالے
وچ رمضان مہینے لکھیا اک روایت والے

ترجمہ۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ اس سال ماہ رمضان میں چاند کو ۱۳ کو اور سورج کو ۲۷ کو گرہن لگیگا۔

یہاں سورج کو ۲۷ کو گرہن لگنا یا تو علم نجوم کے قانون کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے اور
یا سہو کاتب ہے۔ کہ بجائے اٹھیویں کے ستیویں لکھا گیا۔ کیونکہ حدیث سے تو درمیانی
تاریخ یعنی ۲۸ ثابت ہوتی ہے۔

اور سورج کو ۱۵ کو گرہن لگنا بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ۱۵ ہر مہینہ کی درمیانی
تاریخ نہیں ہوتی۔ ہاں اگر ۲۹ کا مہینہ ہو۔ تو ۱۵ کو درمیانی تاریخ کہہ سکتے ہیں۔ مگر
حدیث میں یہ تخصیص نہیں۔ بلکہ مطلق درمیانی لکھا ہے۔ جو سوا ۲۸ کے نہیں ہو سکتی یعنی سورج
کی گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ۔

الغرض یہ وہ زبردست نشان ہے۔ کہ جس کے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں بھی

نہکلنک بجی ڈنک چڑھو دل روندھیو

کے الفاظ میں پیشگوئی موجود ہے۔ جو ایک طرف مسلمانوں کو امام مہدی کے قدموں
میں آنے کی دعوت دیتی ہے۔ تو دوسری طرف سکھ بھائیوں کو بھی ببانگ دہل اس
امام کی پیروی کی تاکید کرتی ہے۔ پس مبارک ہے۔ وہ مسلمان اور سکھ جو اس
کی عملاً تصدیق کرتا ہے ؎

خاکسار

محمد یوسف گرنتھی

دار الکتب اسلامیہ کی چند مفید اور ضروری کتابیں

سیرت خیر البشر (منظور شدہ ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب) اس بینظیر تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ شروع کتاب میں عرب کا نقشہ دیا گیا ہے۔ ملک عرب کی جغرافی حالت اور اس کا تعلق دوسرے ممالک اقوام سے بتایا گیا ہے۔ بعد میں تمام حصص دنیا میں مذہبی تاریکی اور فیض کا مفقود ہونا اور آپ کی بعثت کے پہلے اور بعثت کے موقعہ پر چند بڑے بڑے نشانات کا جو ظہور پذیر ہوئے۔ ذکر کیا گیا ہے۔ اور بچپن سے لیکر اخیر عمر تک کے حالات درج ہیں۔ قیمت بجلد عہ، مجلد عہ

تاریخ خلافت راشدہ (منظور شدہ ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب) اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا دوسرا ایڈیشن چار علیحدہ علیحدہ حصوں میں شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت ممدوح نے ثابت کیا ہے۔ کہ خلفاء راشدین کا زمانہ بھی دراصل زمانہ نبوی کا نتیجہ ہے اور خلافت راشدہ کے چار مختلف زمانے مسلمانوں کو عظیم الشان سبق دیتے ہیں۔ جو ہر حالت میں اُنکے خضر راہ ہیں۔ حصہ اول حضرت ابو بکر قیمت ۵ر حصہ دوم حضرت عمر قیمت ۶ر حصہ سوم حضرت عثمان قیمت ۴ر حصہ چہارم حضرت علی ۴ر

جمع قرآن قرآن کریم کی جمع و ترتیب کے متعلق تمام تاریخی واقعات کو نہایت تحقیقات سے لکھا گیا ہے اور جو اعتراضات غیر مذاہب والے کرتے ہیں۔ اُن کی تردید کی گئی ہے

قیمت مجلد عہ۔ بجلد ۱۲ر

مقام حدیث یہ تصنیف نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اہل قرآن کا مدلل اور فیصلہ کن جواب ہے اس میں علاوہ ضرورت حدیث کے تنقید حدیث اور جمع حدیث پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ ہر وہ شخص جسے آنحضرت کے اقوال کی تفتیش منظور ہو۔ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔

قیمت مجلد عہ۔ بجلد عمر

ملنے کا پتہ: منیجر دار الکتب اسلامیہ احمدیہ بلڈنگس لاہور